اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قادری برکاتی علیہ الرحمۃ کا ایک نایاب فتویٰ

سلسلہ اشاعت نمبر ۵۸

انبیائے کرام گناہ سے پاک ہیں

از: امام اہل سنت امام احمد رضا قادری برکاتی حنفی بریلوی علیہ الرحمۃ

تقدیم و ترتیب و تخریج و تحشیہ:

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

(نوری دارالافتاء، مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ)

نوری مشن مالیگاؤں

برائے ایصال ثواب

مرحوم محمد ہارون عبدالرشید باغبان

مرحومہ زیتون زوجہ مرحوم عبدالقیوم

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سُنّت امام احمد رضا قادری برکاتی علیہ الرحمۃ کا ایک نایاب فتویٰ
احناف پر غیر مقلدین کے بے ہودہ اعتراضات کا مسکت و مدلل جواب

(یہ فتویٰ ''فتاویٰ رضویہ'' میں نہیں ہے)

انبیائے کرام گناہ سے پاک ہیں

از:
امام اہلِ سُنّت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا حنفی قادری برکاتی
محدث بریلوی علیہ الرحمۃ

تقدیم و ترتیب وتخریج وتحشیہ:
مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
(نوری دارالافتاء، مدینہ مسجد، محلّہ علی خاں، کاشی پور، اترا کھنڈ)

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

بہ فیض: تاج دار اہلِ سُنّت حضور مفتی اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری علیہ الرحمۃ
زیر سرپرستی: امینِ ملت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی، مارہرہ مطہرہ

کتاب : انبیائے کرام گناہ سے پاک ہیں
مؤلف : امام اہلِ سُنّت امام احمد رضا خان قادری
مرتب : مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء، مدینہ مسجد، محلّہ علی خاں، کاشی پور
نظر ثانی : مفتی محمد بیت اللہ صاحب-مدظلہ النورانی-
طبع اول : دسمبر۲۰۱۲ء (ادارۂ تحفظ عقائد اہلِ سُنّت، پاکستان)
طبع ثانی : جون۲۰۱۳ء (نوری مشن، مالیگاؤں)
صفحات : اٹھائیس (۲۸)
اشاعت : رجب المرجب۱۴۳۴ھ/ جون۲۰۱۳ء
ناشر : نوری مشن مالیگاؤں
ہدیہ : دُعائے خیر بہ حق معاونین

ملنے کا پتا
مدینہ کتاب گھر
اولڈ آگرہ روڈ، مالیگاؤں، ضلع ناسک
gmrazvi92@gmail.com Cell. 09325028586

انتساب

جامع المعقول والمنقول حاوی علی الفروع والاصول
سیف اللہ المسلول علی اعداء الرسول

شاہ فضل رسول

قادری بدایونی علیہ الرحمۃ
کے نام

امیدوارِ کرم
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

فہرست

تقریظ جلیل

پیکرِ علم وعمل حضرت مفتی محمد مکرم احمد نقشبندی دامت برکاتھم العالیہ والقدسیہ
مسند نشیں مفتی اعظم دہلی وشاہی امام فتح پوری مسجد دہلی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد.

انبیائے کرام علیھم الصلاۃ والسلام ہر قسم کے گناہ سے پاک ہیں اوران کے بارے میں کسی بھی صغیرہ وکبیرہ گناہ یا فعلِ حرام کے مرتکب ہونے کا عقیدہ رکھنا سراسر گمراہی اور کفر ہے۔یہی عقیدہ علمائے متقدمین ومتأخرین کا تھا اور آج بھی ہر اک کا یہی عقیدہ ہے۔اور ہونا بھی چاہیے۔اگر انبیائے کرام علیھم السلام معصوم نہیں ہوں گے تو پھر کون ہوگا؟

کچھ بدعقیدہ اور بدمذہب افراد نے اہلِ سُنّت اور حنفی مسلک پر اعتراض کر دیا اور یہ الزام لگایا کہ ان کا عقیدہ یہ نہیں ہے اس پر حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے بہت ہی جامع، مختصر اور مدلل فتویٰ تحریر فرمایا تھا، جو ہندوستان کے ایک مشہور رسالہ ''مخزن تحقیق ملقب بہ تحفۂ حنفیہ'' (پٹنہ) کے شمارہ ماہ صفر المظفر ۱۳۲۳ھ میں یعنی ایک سو دس سال قبل شائع ہوا تھا۔یہ فتویٰ ایک مختصر رسالہ کی شکل میں علامہ مفتی محمد ذوالفقار خاں نعیمی نے شائع فرمایا اور مجھے بھی اس کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا، یہ فتویٰ حالاں کہ مفصل ہے؛ لیکن چوں کہ امام اہلِ سُنّت علیہ الرحمۃ کی تحریریں اور فتاویٰ بہت زیادہ طویل اور جامع ہوتے ہیں ان کے مقابلہ میں یہ مختصر اور بہت ہی محققانہ ہے؛ یعنی کہا جاسکتا ہے کہ انھوں نے ایسا مسکت جواب عنایت

فرمایا ہے جس کا گم راہ لوگوں کے پاس جواب ہی نہیں ہے۔ یہ مسئلہ بہت ہی نازک ہے اور اس پر کوئی بھی فیصلہ کرنا یا رائے زنی کرنا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں ہے، حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اس فتویٰ میں کچھ اس طرح احقاقِ حق وابطالِ باطل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''ثالثاً: حنفیہ پر محض افترا ہے کہ اُن کے نزدیک **معاذ اللّٰہ** کسی نبی کا کوئی فعل معصیت وحرام و ناروا ہے منھ پر آنکھیں ہوتیں تو سوجھائی دیتا کہ یہیں یہیں اسی عبارت میں تو صاف ارشاد ہوا ہے کہ تمام انبیا ہر چھوٹے بڑے گناہ سے مطلقاً پاک ومنزہ ہیں پھر یارب وہ کون سا حرام ہے کہ اصلاً گناہ نہیں؟
>
> حرام بھی اگر گناہ نہ ہوا تو کیا چیز گناہ ہوگی؟ بلکہ ائمۂ حنفیہ وعلمائے اہلِ سُنّت کے نزدیک زَلَّتِ انبیا کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ افضل کو چھوڑ کر فاضل کو اختیار فرمایا اسے اصلاً گناہ سے کچھ علاقہ نہیں۔''

حضرت علامہ مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی مدظلہ العالی لائق مبارک باد ہیں جنھوں نے اس رسالہ کو منظر عام پر لانے میں اہم کردار ادا کیا، رسالہ میں موجود عربی وفارسی عبارات کا ترجمہ، تخریج وتحشیہ اور تقدیم کا کام کر کے گویا رسالہ میں جان سی ڈال دی ہے۔یہ رسالہ پاکستان سے دو ماہ قبل شائع ہو چکا ہے۔اور اب ہند سے اشاعت کی تیاری ہے۔اللہ اس رسالہ کو مقبول عوام وخواص بنائے، اور موصوف کے علم وعمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔(آمین)

وماتوفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم.

محمد مکرم احمد نقشبندی

۲؍جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ

تقریظ جمیل

حضرت علامہ مفتی شبیر حسن رضوی صاحب قبلہ دام بالمفاخر والمعالی
شیخ الحدیث وزیب مسند افتا، الجامعۃ الاسلامیہ، قصبہ روناہی، ضلع فیض آباد

باسمہٖ تعالیٰ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد!

پیشِ نظر رسالہ (انبیائے کرام گناہ سے پاک ہیں) یہ وہ مبارک فتویٰ ہے جو امام اہلِ سنن، فخرِ زمین وزمن، مقتدائے عارفانِ روزگار، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت قدس سرہٗ نے عصمتِ انبیائے کرام علیھم الصلاۃ والسلام اور گناہوں سے ان کی پاک دامنی سے متعلق تحریر فرمایا تھا، جو غالباً ''فتاویٰ رضویہ شریف'' میں اب تک شائع نہ ہوسکا ہے، اس مبارک فتویٰ میں امام موصوف علیہ الرحمۃ والرضوان نے وہابیہ کی جانب سے ہم احناف پر بے بنیاد وغلط وباطل وعاطل لگائے گئے الزام کے جوابات ارقام فرمائے ہیں، اس مبارک فتویٰ سے متعلق کچھ کہنا، عرض کرنا، آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، سمندر کو کوزہ میں سمودیا ہے، جو تحقیقات رشیقہ، انیقہ، بدیعہ کا ہم احناف کے لیے انمول خزانہ ہے، اور مخالفین کے الزام بے جا کا مسکت ودنداں شکن جواب ہے کہ پھر مناظر منصف غیر مجادل ومکابر کو مجال دم زدن نہیں۔

عزیزی الاسعد وعزیز القدر مجسم حضرت مولانا ذوالفقار سلمہ المولی الستار الغفار کو کہیں سے دست یاب ہوگیا ہے۔محبّ موصوف نے اس مبارک فتویٰ میں جو مشکل الفاظ تھے اور جو مشکل عبارات تھیں ان کا ترجمہ اور ان کی تسہیل وتوضیح وتشریح بہت اچھے طریقے سے کردی ہے اور ان کے مآخذ بھی بیان کردیے ہیں، جو ان کی علمی صلاحیت وبصیرت و

بصارت کے آئینہ دار ہیں، عزیزی موصوف ایک باصلاحیت عالم دین وشرع متین ہیں، درس وتدریس کے ساتھ فتاویٰ کا کام بھی انجام دیتے ہیں۔ضرورت پر وہ اس رضوی فقیر سے استصواب رائے بھی کرتے رہتے ہیں۔ان کے کچھ فتاویٰ بھی نظر سے گزرے، انہیں دیکھ کر بہت مسرت ہوئی کافی محنت ومطالعہ کتب دینیہ فقہیہ سے کام لیا ہے۔

مولیٰ تعالیٰ، عزیز موصوف کو مزید ترقیوں سے ہم کنار فرمائے، اور اس طرح کی دینی خدمات کی زیادہ سے زیادہ توفیق رفیق عطا فرمائے اور مسلک رضوی کا سچا مبلغ وناشر مروج بنائے، اور انہیں اور ہم سب اہلِ سنن کو امامِ اہلِ سنن قدس سرہٗ کے فیوض وبرکات سے مستفیض فرمائے، اور دارین کی سعادتوں، برکتوں سے سرفراز فرمائے۔آمین

بجاہ حبیبہ الکریم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

فقط

شبیر حسن رضوی

الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی فیض آباد

آغازِ سخن

''اللہ تعالیٰ کا ایک مقبول بندہ اور رسول پاک کا سچا نائب ،علم کا جبل شامخ اور عمل صالح کا اسوۂ حسنہ، معقولات میں بحرِ ذخار،منقولات میں دریائے ناپیدا کنار،اہلِ سُنّت کا امام،واجب الاحترام اور اس صدی (چودھویں) کا بہ اجماعِ عرب وعجم مجدد،تصدیقِ حق میں صدیق اکبر کا پَرتو، باطل کو چھانٹنے میں فاروقِ اعظم کا مظہر،رحم وکرم میں ذوالنورین کی تصویر، باطل شکنی میں حیدری شمشیر،دولتِ فقہ و روایت میں امیر المؤمنین اور سلطنتِ قرآن وحدیث کا مسلم الثبوت وزیر المجتہدین ،اعلیٰ حضرت علی الاطلاق امام اہلِ سُنّت فی الآفاق مجدد دمأ ۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلم العلما عند العلما وقطب الارشاد علی لسان الاولیاء و مولانا وفی جمیع الکمالات اولانا فانی فی اللّٰہ والباقی باللّٰہ عاشق کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،مولانا شاہ احمد رضا رحمۃ اللّٰہ علیہ ورضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ وارضاہ.''(اعلیٰ حضرت کا یہ جامع ومانع تعارف حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے ناگ پور میں 'سنی کانفرنس' کے خطبۂ صدارت میں پیش فرمایا۔)

۱۰/شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴/جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ اس خاکدانِ گیتی پر قدم رنجہ ہوئے، اپنے والد گرامی علامہ نقی علی خاں اور شیخ المشائخ ابوالحسین احمد نوری، مولانا عبد العلی صاحب رام پوری اور مرزا غلام قادر بیگ بریلوی سے علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی۔

۱۴/سال کی عمر میں علوم مروجہ کی تحصیل سے فراغ پایا اور اسی سال مسندِ افتا پر فائز ہوئے۔ ۱۲۹۵ھ میں والد گرامی کی معیت میں مارہرہ مطہرہ حاضر ہوئے اور تاج دارِ مارہرہ قطب الاقطاب سیدنا شاہ آل رسول احمدی علیہ الرحمۃ سے شرفِ بیعت حاصل کیا اور سلسلۂ قادریہ میں سندِ اجازت وخلافت سے نوازے گئے۔

آپ کا سلسلۂ سند اپنے والد گرامی قدر اور پیر و مرشد سید شاہ آل رسول اور سید احمد زینی دحلان مکی علیہم الرحمۃ کے توسط سے علامہ طحطاوی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی،

مولانا نظام الدین (بانیِ درسِ نظامی) اور ان کے علاوہ اکابر علما و مشائخ عرب وعجم سے مربوط ہے۔

آپ نے کثیر علوم وفنون پر سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائیں جو آج بھی قوم سے خراجِ داد وتحسین وصول کر رہی ہیں، احقاقِ حق وابطالِ باطل آپ کا مقصدِ حیات تھا۔مکمل زندگی جہاد بالقلم اور جہاد باللسان میں گزاری ۔اسلام یا پیغمبر اسلام کے خلاف کوئی بات سنتے تو طبیعت بے چین ہو جاتی اور زبان وقلم حرکت میں آ جاتے ،کوئی محفل ہوتی اللہ اور اس کے پیاروں کے ذکر کے ساتھ دشمنانِ اسلام کی ضرور اور خوب خوب سرکوبی فرماتے۔ایک مرتبہ بدایوں شریف میں ۱۹۰۹ء میں عرس قادری کے موقع پر ''لاتجدقوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الآخریوآدّون من حادّاللّٰہ و رسولہ'' پر آپ نے اڑھائی گھنٹے تقریر فرمائی اور اس میں گستاخانِ رسالت و دشمنانِ اسلام کے خلاف اپنی زبانِ مبارک سے جہاد باللسان کا حق ادا کر دیا۔

اخبار'اہلِ فقہ'امرتسر ۲۰/جون ۱۹۰۹ء، صفحہ ۴/کا اقتباس ملاحظہ ہو:

''جناب مولانا المعظم المحترم مؤید ملت طاہرہ صاحب حجج قاہرہ وتصانیف زاہرہ حضرت مولانا الحاج القاری المولوی احمد رضا خاں بریلوی نے آیۂ کریمہ ''لاتجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر یوآدّون من حادّ اللّٰہ و رسولہ'' پڑھ کر قریب ڈھائی گھنٹہ نہایت تفصیل جلیل کے تفسیرِ جمیل بیان کی۔ ثابت کیا کہ ایمان محبت رب العزت وحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے اور اس کا کمال بغیر دشمنیِ دشمنانِ اسلام کے محال ہے، پھر ان فِرق کی قدرے تفصیل فرمائی جو دشمنانِ دین ہیں۔اس موقع پر بہت زور سے ثابت کیا کہ منکرینِ ضروریاتِ دین وگستاخانِ دربارِ حضرت سید العالمین قطعاً خارج از دائرۂ مسلمین ہیں،قوی دلیلوں سے بیان کیا کہ ان فرقوں کا رد ضرورتِ شرعیہ زمانہ کے لحاظ سے نصاریٰ اور آریہ کے رد سے کئی حصہ زائد ضروری ہے کہ شاذ و نادر سچا مسلمان ان نصاریٰ وآریہ کے پھندہ میں پھنسے گا۔'' (اہلِ فقہ ۲۰/جون ۱۹۰۹ء، ص ۴، امرتسر)

نیز زبان کے ساتھ ساتھ قلم کے ذریعہ بھی آپ اعدائے دینِ متین کے خلاف جہاد فرماتے اور شر پسند عناصر کی تمام تر ریشہ دوانیوں کو اپنے نوکِ قلم سے کچلنے کی ہر ممکن سعی

فرماتے۔ یقیناً آپ کے قلم میں ذوالفقارِ حیدری کے جوہر نظر آتے تھے اور اس بات کا اندازہ اس بات سے بہ خوبی لگایا جا سکتا ہے کہ جب ۱۹۱۱ء میں آپ نے دیابنہ وہابیہ کے مسلّم الثبوت پیشوا اشرف علی تھانوی کو مراد آباد میں مناظرہ کرنے کا چیلنج دیا اور مقررہ تاریخ میں آپ وہاں پہنچے تو صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کی معیت میں اہلِ سُنّت کے ایک جم غفیر نے آپ کا استقبال کیا اور اپنے کاندھوں پر بٹھا کر آپ کو شہر کا دورہ کرایا اور جب آپ مدرسہ قاسم العلوم شاھی کے سامنے پہنچے تو اہلِ سُنّت نے بلند آواز سے وہیں پر کھڑے ہو کر کافی دیر تک یہی گنگنایا ؎

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

زیرِ نظر فتویٰ بنام ''انبیائے کرام گناہ سے پاک ہیں'' (یاد رہے کہ یہ نام راقم نے موضوع کی مناسبت سے رکھا ہے) بھی آپ کے جہاد بالقلم کا ایک حصہ ہے، جس میں آپ نے اہلِ سُنّت خصوصاً حنفیہ پر غیر مقلدین وہابیہ کی افترا پردازی وبہتان تراشی کا دنداں شکن جواب تحریر فرمایا ہے۔غیر مقلدین حنفیہ پر انبیائے کرام کو معصوم نہ ماننے اور ان کو گنہ گار ماننے کا جھوٹا الزام لگاتے ہیں،اعلیٰ حضرت نے اس فتویٰ میں ان کے اس جھوٹے الزام کی تردید کرتے ہوئے امام اعظم ابوحنیفہ اور اکابر احناف کی تحریروں اور دیگر علمی وعقلی دلائل وشواہد کی روشنی میں حنفیہ کے انبیائے کرام کو معصوم عن الخطاء ماننے کو ثابت فرمایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ حنفیہ الحمد للّٰہ اس الزام سے بری ہیں، ہاں البتہ معترضین خود اس کے مرتکب ہیں کہ وہ خود انبیائے کرام بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی گستاخیاں کرتے ہیں۔

اس فتویٰ کی اشاعت ۱۳۲۳ھ ماہ صفر میں ہندوستان کے مشہور رسالہ ''مخزنِ تحقیق ملقب بہ تحفۂ حنفیہ'' پٹنہ میں ہوئی۔فہرست مضامین کے خانے میں اس فتویٰ سے متعلق یہ تحریر موجود ہے:

''وہابیان بدانجام کے اس گڑھے ہوئے اعتراض کا جواب لاجواب کہ حنفیہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو مرتکب فعلِ حرام جانتے ہیں حتیٰ کہ ان

کے نزدیک آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فعل حرام ہوتا تھا۔واللّٰہ ھٰذا بھتان عظیم اعاذنا اللّٰہ الکریم من الافتراء الفخیم والفھم السقیم.''

مضمون نگار کا نام کچھ اس طرح درج ہے ''مجدد دمأ ۃ حاضرہ صاحب حجت قاہرہ ناصر دین وملت قاتل نجدیت وہابیت حضرت فاضل بریلوی دام فیضہ الصوری والمعنوی''

فقیر کی تتبع کے مطابق 'فتاویٰ رضویہ' (قدیم وجدید) اور اعلیٰ حضرت کے دیگر مطبوعہ رسائل میں یہ فتویٰ موجود نہیں ہے۔

یہ فتویٰ احقر کو پیکر اخلاق محترم جناب محمد ثاقب رضا قادری صاحب کے توسط سے پیکر اخلاص واخلاق جناب محمد ابرار عطاری صاحب سے حاصل ہوا۔اللہ ان دونوں حضرات کو دارین کی سعادتوں ونعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔

اخیر میں شکر گزار ہوں پیکر علم وعمل صاحب اخلاص واخلاق حضرت علامہ مولانا مفتی بیت اللہ صاحب قبلہ -دامت برکاتھم القدسیہ- کا جنہوں نے پیہم مصروفیات کے باوجود زیرِ نظر حاشیہ وتخریج پر نظر ثانی فرما کر میرے حوصلوں کو توانائی عطا فرمائی۔

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان فتویٰ کی کمپوزنگ یا حاشیہ وتخریج میں غلطی کا صدفی صد امکان ہے۔ارباب علم حضرات سے عرض ہے کہ بنظرِ اصلاح آگاہ فرمائیں۔

نوری مشن مالیگاؤں سے اس مبارک فتویٰ کی اشاعت عمل میں آ رہی ہے۔مشن کی اشاعتی وتحریری خدمات کا دائرہ کافی وسعت اختیار کر چکا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں مزید استحکام عطا کرے۔اور وسائل مہیا فرمائے۔

اللہ مجھے اور آپ کو خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین

احقر العباد

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی غفر لہ

خادم نوری دار الافتاء، مدینہ مسجد، محلّہ علی خاں

کاشی پور، اترا کھنڈ

عصمت انبیائے کرام اور عقائد وہابیہ دیو بندیہ

از: میثم عباس قادری رضوی

عصمت انبیا علیھم السلام کے متعلق مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے ہم خیال علما کے عقائد مختصراً ملاحظہ کریں تا کہ ان کے باطل عقائد قارئین پر واضح ہو جائیں۔

■ مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی صاحب انبیاے کرام کو صریح جھوٹ بولنے کا مرتکب قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''دروغ صریح (صاف جھوٹ) بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم (کے جھوٹ) سے نبی کو معصوم ہونا ضرور نہیں۔''

(تصفیۃ العقائد، صفحہ۲۲، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیو بند ضلع سہارن پور، ایضاً صفحہ۲۵، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار، کراچی)

اس کے بعد مزید لکھتے ہیں کہ:

■ ''بالجملہ علی العموم کذب (جھوٹ) کو منافی شانِ نبوت (شانِ نبوت کے خلاف) بایں معنی (اس طرح) سمجھنا کہ یہ معصیت (گناہ) ہے اور انبیاے کرام معاصی (گناہوں) سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔''

(تصفیۃ العقائد، صفحہ۲۴، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیو بند ضلع سہارن پور، ایضاً، مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار، کراچی)

یعنی نانوتوی صاحب کے نزدیک جھوٹ کو گناہ سمجھتے ہوئے شانِ نبوت کے منافی سمجھنا اور یہ کہنا کہ انبیائے کرام گناہ سے پاک ہیں غلط ہے۔ (نعوذ باللہ)

ان عبارات کی بنا پر قاسم نانوتوی صاحب پر مفتیانِ دیو بند کی طرف سے فتویٰ جاری ہو چکا ہے کہ ''ان عبارتوں کا مصنف کافر گم راہ ہے اور اس کا نکاح فاسد ہوا۔''

(ماہ نامہ تجلی دیو بند، مئی ۱۹۵۶ء، صفحہ۳)

■ مولوی حسین احمد مدنی دیو بندی صاحب کے شاگرد اور مولوی شبیر عثمانی دیو بندی صاحب کے بھتیجے مولوی عامر عثمانی فاضل دیو بند عصمت انبیائے کرام کے متعلق یوں لکھتے ہیں کہ انبیائے کرام کی ''عصمت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انبیائے کرام سے کبھی کسی قسم کا گناہ

اور قصور سرزد ہی نہیں ہوتا، ہوتا ہے اور یقیناً ہوتا ہے۔''

(تجلیات صحابہ، صفحہ۶۴۳، مکتبہ الحجاز پاکستان، اے۲۱۹ بلاک ''سی'' الحیدری شمالی ناظم آباد کراچی)

■ جماعت اسلامی کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی صاحب حضرت یونس علیہ السلام کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''اتنی بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس سے فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں۔''

(تفہیم القرآن، تفسیر سورۂ یونس، آیت:۹۸/مکتبہ تعمیر انسانیت، گجر گلی موچی دروازہ لاہور)

تفہیم القرآن کے موجودہ ایڈیشن سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔

■ امام الوھابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب ''کتاب التوحید'' میں حضرت آدم علیہ السلام کے فعل کو شرک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ''آدم وحوا نے شیطان کا صرف کہا مانا تھا اس کی عبادت نہیں کی تھی یعنی ان کا یہ شرک ''شرک فی الطاعۃ'' تھا نہ کہ شرک فی العبادۃ۔'' (کتاب التوحید، صفحہ۱۶۸، مطبوعہ دارالسلام ۳۶، لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور)

نعوذ باللہ۔ حضرت آدم علیہ السلام بھی نجدی فتویِ شرک سے محفوظ نہ رہے۔

■ مولوی حسین خان (غیر مقلد وہابی) نے اپنی کتاب ''ردتقلید'' میں لکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ: ''انبیائے کرام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو جاتی ہے۔''

(صفحہ۱۲، کتاب ردتقلید بکتاب المجید، مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی، مصدقہ مولوی نذیر حسین وشریف حسین وغیرہما اکابر غیر مقلدین، بحوالہ: جامع الشواہد، صفحہ۱۰، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ، شاد باغ لاہور وجامع الشواہد مشمولہ فتح المبین، صفحہ۴۴۲، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

■ مولوی ابوعبداللہ قصوری عرف غلام (غیر مقلد وہابی) لکھتے ہیں کہ: ''سب افعال اور اقوال آں حضرت صلعم کے تشریعی اور محمود نہیں ہیں اور عصمتِ مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔ انتهت خلاصة کلامه''

(تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام، صفحہ۴۴، ۴۵، مطبوعہ ریاضِ ہند پریس امرتسر، مورخہ ۱۲۹۸ھ بحوالہ: جامع الشواہد، صفحہ۲۹، مطبوعہ ادارۂ معارف نعمانیہ شاد باغ لاہور، جامع الشواہد مشمولہ فتح المبین، صفحہ۴۵۲، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

☆☆☆

مسئلہ

از چھاؤنی احمد نگر پلٹن نمبر۱۲۵/مرسلہ منشی عنایت اللہ صاحب بوساطت جناب مولانا مولوی ضیاء الدین صاحب ۴/ربیع الآخر شریف ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اُس غیر مقلد کے اعتراض کے جواب میں جو رسالہ المعتقدالمنتقد [۱] کو دیکھ کر ہم حنفیوں پر یوں اعتراض کرتا ہے:

(اعتراض) حنفیہ جانتے ہیں کہ نبی ''خطا کار'' ہیں حقیقت میں مذہب حنفی ایسا ہے کہ انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام کی قدر اُن کے نزدیک ہرگز نہیں ہے دیکھو ''فقه اکبر'' ص۹

''والانبیاء علیھم الصّلاۃ والسّلام کلُّھم منزّھون عن الصغائروالکبائروکانت منھم زلات وخطیات ومحمّدصلّی اللّٰہ تعالی علیہ وسلّم حبیبہ وعبدہ ورسولہ ونبیہ وصفیہ ونقیہ لم یعبدالاصنام ولم یرتکب صغیرۃ ولاکبیرۃ قط'' [۲]

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے خطائیں کیں اور زَلّتیں اُن سے ہوئیں اور زَلّت کو انہوں نے فعل حرام لکھا ہے تو گویا کہ حنفیہ کے نزدیک نبیوں سے فعل حرام ہوئے ہیں۔ (نورالانوار)

افعال النّبی سوی الزَّلۃ اربعۃ اقسام مباح ومستحب و واجب و فرض و انما استثنی الزَّلۃ لان الباب لبیان اقتداء الامۃ والزَّلۃ

(۱) کتاب مذکور حجۃ العصر حضرت علامہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف ہے، علم کلام میں عمدہ اور لاجواب کتاب ہے، مزید یہ کہ اس کتاب پر مجدد مائۃ اربعۃ عشر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ''المستندالمعتمدبناء نجاۃ الابد'' کے نام سے حاشیہ بھی تحریر فرمایا ہے، جو اپنی مثال آپ ہے، کتاب مذکور حاشیہ کے ساتھ جامعہ نعیمیہ، مرادآباد وغیرہ مدارس اہلِ سُنّت میں داخل نصاب ہے۔

(۲) ترجمہ: تمام انبیائے کرام علیھم السلام چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں اور ان سے زَلّات (ترک افضل واختیار فاضل) اور خطیات (اجتہادی لغزشیں) واقع ہوئیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حبیب، اس کے بندے، اس کے رسول، اس کے نبی، اس کے صفی اور اس کے نقی ہیں، انہوں نے نہ بتوں کو پوجا نہ کبھی چھوٹے بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔ (فقہ اکبر، ص۸، مطبع مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ الکائنہ حیدرآباد دکن)

لیست مما یقتدی بہ وھی اسم فعل حرام وقع فیہ بسبب القصد لفعل مباح فلم یکن قصدہ للحرام'' (ص۲۱۱) [۱]

اس سے واضح ہے کہ حضرت سے بھی فعل حرام ہوتا تھا اگرچہ بغیر قصد کے ہو (مختصراً) مہربانی کر کے اس کا جواب عطا فرمائیں۔

الجواب

یہ بے ہودہ وبے معنی اعتراض جس کا منشا صرف جہل وتعصب وبددیانتی وشوخ چشمی [۲] ودریدہ دہنی [۳] ہے اس کے مفصل جواب کو مطول کتاب درکار۔ یہاں بقدر کفایت چند مجمل جملوں پر اقتصار۔

اولاً: مسلمان سنی صحیح العقیدہ کے سمجھنے کو بعونہ تعالیٰ اسی قدر کافی ہے کہ یہ اعتراض ان نئے ناپاکوں کا اپنا ایجاد نہیں بلکہ پرانے نجسوں یعنی رافضیوں نے نہ فقط حنفیہ بلکہ تمام اہلِ سُنّت پر یہی اعتراض کیا اور علمائے اہلِ سُنّت نے اُن اوندھوں کو تازیانۂ [۴] جواب سے سیدھا کر دیا۔

ان غیر مقلد صاحبوں فضلہ خوارانِ روافض [۵] نے صرف اُس میں اتنی تازگی کی کہ اعتراض میں خاص حنفیہ کا نام لیا تا کہ عوام جانیں یہ کوئی عقیدہ خاص حنفیوں کا ہے دیگر اہلِ سُنّت اسے نہیں مانتے اور یوں اُن کے دل میں حنفیت کی طرف سے شکایت پیدا ہو، حالاں کہ حنفیت وشافعیت کا اختلاف مسائل فرعیہ نماز وروزہ وبیع وشرا [۶] میں ہے نہ کہ معاذ اللہ عقائد الٰہیات ونبوات ومعاد [۷] میں۔

(۱) ترجمہ: ''ترک افضل کے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی چار قسمیں ہیں: مباح، مستحب، واجب اور فرض، زلت کو اس لئے مستثنیٰ کیا کہ امت کی اقتدا کے بیان کا باب ہے اور زلت لائق اقتدا نہیں، اور زلت اس فعل حرام کا نام ہے جس میں کوئی شخص جائز کام کے ارادہ کے سبب واقع ہو گیا تو اس کا ارادہ حرام کا نہ تھا۔'' (نورالانوار مع حاشیہ قمرالاقمار، للکھنوی، ص۱۸۰، مطبع علوی لکھنؤ)

(۲) بے حیائی وبے باکی۔

(۳) بدزبانی، زبان درازی۔

(۴) کوڑا۔

(۵) رافضیوں کا جوٹھا کھانے والے۔ (۶) خرید وفروخت (۷) آخرت

عقائد میں چاروں مذہب کے اہلِ سُنّت یک جان و یک دل ہیں تو دھرم دھرم کی یہ تھی کہ سب اہلِ سُنّت پر اعتراض کیا ہوتا کہ اہلِ سُنّت کا مذہب ایسا ہے جس میں انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام کی کچھ قدر نہیں، اس میں ہمارا یہ نفع تھا کہ عوام اہلِ سُنّت کو بھی کھل جاتا کہ معترض صاحب اہلِ سُنّت سے خارج گم راہ بد دین ہیں، اور تمہارا ایک تو یہ نفع تھا کہ جھوٹ اور خیانت اور فریب دہی کی آفت سے بچتے، دوسرا یہ کہ تمہارے بڑے بھائی رافضی صاحب تمہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے کہ شاباش شاگردو! ہم سے سیکھ کر اہلِ سُنّت کی مسلمانی وسنت پر منھ مارنا تو آ گیا، امید ہے کہ آگے اور بڑے بول بھی بول چلو جیسے غیر مقلدوں کے بڑے گرو نواب صدیق حسن بھوپالی آنجہانی صاف صاف بجرم ترویج [۱] تراویح امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو **معاذ اللہ** بدعتی گم راہ لکھ کر اپنی قبر وحشر کے لئے بڑا سامان طیار [۲] کر کے لے گئے ۔[۳] خیر بہر حال **بحمد اللہ تعالیٰ** حنفیہ خوش وشاد ہیں کہ **الحمد لِلّٰہ** ہم اہلِ سُنّت ہیں اور ہم پر اعتراض کرنے والے رافضی نحلت ۔[۴]

اب اس کا بیان سنئے کہ یہ اعتراض غیر مقلد کی گڑھت نہیں رافضیوں کا پس خوردہ [۵] ہے اور فقط حنفیہ پر نہیں تمام اہلِ سُنّت پر ہوا اور علمائے اہلِ سُنّت نے جواب دیا ہے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی ''تحفہ اثنا عشریہ'' میں رافضیوں کے مکروں کے بیان میں فرماتے ہیں:

''کید چھارم آنست کہ می گویندکہ اھل سنت در اعتقاد عصمت انبیاء قصور میکنندوصدور گناہ ازانبیاء تجویزمی نمایند و شیعہ درحق انبیااعتقادکمال نزاھت و طھارت دارند صغیرہ و نہ کبیرہ نہ قبل ازنبوت نہ بعد ازاں نہ سھواً نہ عمداً ازیشاں تجویز

(۱) رائج کرنا۔
(۲) تیار۔
(۳) دیکھو مولوی صدیق حسن خاں بھوپالی کی تصنیف ''**الانتقادالرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح**'' صفحہ: ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، مطبع **دار ابن حزم بیروت**
(۴) بد مذہب۔ (۵) بچا ہوا، جوٹھا۔

می کنند پس مذھب شیعہ اقرب بادب است ازمذھب اھل سنت۔''[۱]

پھر جواب میں فرماتے ہیں:

''این ھمہ افتراوبھتان وتحریف ومسخ ست زیراکہ اھل سنت کبائر را عمداً و سھواً بعد النبوۃ تجویز نمی کنند و صغائر را سھواً تجویز می کنند بشرطیکہ اصرار براں نشود و کذب را اصلاً لا عمداً و لا سھواً لا قبل النبوۃ ولا بعدھا تجویز نمی کنند۔''[۲]

پھر فرماتے ہیں:

''دریں جا دقیقہ بایددانست کہ شیعہ دراکثرمسائل غلومی کنند و اعلیٰ درجات ھر چیز را مذھب خود می گیرند و نظر بواقع و نفس الامر نمی نمایند پس مذھب ایشاں موھوم و غیر واقع می شود بخلاف اھل سنت کہ دیدہ و سنجیدہ قدم می نھند و واقع و نفس الامر مکذب ایشاں نمی شود ایں عقیدہ ھم از جملۂ آں

(۱) تحفہ اثنا عشریہ فارسی، صفحہ ۴۸، مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ؛ ایضاً، صفحہ ۳۱، مطبوعہ کتب خانہ اشاعتِ اسلام مٹیا محل دہلی، ترجمہ: ''چوتھا مکر یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اہلِ سُنّت انبیائے کرام علیھم السلام کے گناہوں سے معصوم ہونے کے سلسلے میں کمی کرتے ہیں اور انبیائے کرام علیھم السلام سے گناہ کے صدور کو جائز مانتے ہیں اور شیعہ انبیا کے حق میں مکمل پاکیزگی وطہارت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ان سے کوئی گناہ چھوٹا بڑا نبوت سے قبل اور بعد بھول کر یا جان بوجھ کر جائز نہیں مانتے تو مذہب شیعہ مذہب اہلِ سُنّت کے بمقابل ادب سے زیادہ قریب ہے۔'' (تحفہ اثنا عشریہ، باب دوم، صفحہ ۸۷، اردو مترجم مولوی خلیل الرحمٰن مظاہری دیوبندی، دار الاشاعت اردو بازار مطبوعہ کراچی، ایضاً، باب دوم، صفحہ ۱۵۸، ردو مترجم مولوی عبد المجید خان، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)
(۲) [مرجع سابق] ترجمہ: ''یہ سب تہمت، جھوٹا الزام ردو بدل اور مسخ ہے اس لئے کہ اہلِ سُنّت بعد نبوت کبائر کو قصداً اور بھول کر جائز نہیں مانتے اور صغائر کو سہواً جائز مانتے ہیں اس شرط پر کہ اس پر اصرار نہ ہو اور جھوٹ کو بالکل جائز نہیں مانتے نہ جان بوجھ کر نہ بھول کر نہ نبوت سے پہلے نہ اس کے بعد'' (تحفہ اثنا عشریہ، باب دوم، اردو مترجم مولوی خلیل الرحمٰن مظاہری، دار الاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً، باب دوم، صفحہ ۱۵۸، ردو مترجم مولوی عبد المجید خان، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

مسائل ست زیرا کہ آیات و احادیث بے شمار ناطق و مصرح اند بصدور زلات از انبیا اگر در عصمت غلو نمودہ آید و صدور مطلق جائز نہ گوئیم در تاویل ایں نصوص غیر از کلمات باردہ بدست مانخواھد ماند پس از ابتدا معنی عصمت را بنوعے باید فھمیدکہ دریں ورطہ حیران نشویم''اھ ملخصاً۔[۱]

ثانیاً: یہ چراغ بکفی [۲] اور روافض کی رشید خلفی [۳] ملاحظہ ہو کہ ''**فقہ اکبر**'' شریف [۴] کی عبارت خود نقل کی جس میں امام الائمہ سراج الامہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے صاف ارشاد فرمایا کہ ''تمام انبیا **علیھم الصلاۃ والسلام** جملہ گناہان کبیرہ وصغیرہ سب سے پاک ومنزہ ہیں'' پھر حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بالخصوص فرمایا ''کہ وہ اللہ کے حبیب وبندہ ونبی ورسول وبرگزیدہ وپاکیزہ ہیں جنہوں نے کبھی کوئی گناہ صغیرہ بھی نہ کیا'' پھر اس عبارت کو اس افترا کی سند بناتا ہے کہ حنفیہ کے یہاں انبیا **علیھم الصلاۃ والسلام** کی ہرگز قدر نہیں۔

سبحان اللہ انبیا **علیھم الصلاۃ والسلام** کو تمام کبائر وصغائر ہر قسم کے گناہ سے پاک ومنزہ جاننے میں اُن کی قدر کیا ہوئی قدر تو جب ہوتی کہ تمہارے بڑے بھائی رافضیوں کی طرح زبانی دعوے وہ لمبے چوڑے ہو کر مانا یہ جاتا کہ انبیا نے **معاذ اللہ** کبیرہ گناہ بھی

(۱) ترجمہ: ''اس جگہ ایک نکتہ جاننا چاہئے کہ شیعہ اکثر مسائل میں غلو کرتے ہیں اور ہر چیز کے بلند درجات کو اپنا مذہب بنا لیتے ہیں اور واقعہ وحقیقت پر نگاہ نہیں رکھتے پس ان کا مذہب وہمی اور حقیقت کے خلاف ہوتا ہے۔ اہلِ سُنّت دیکھ اور جانچ کر قدم رکھتے ہیں کہ واقعہ اور حقیقت کبھی ان کو جھٹلاتے نہیں ہیں ان کا یہ عقیدہ بھی انہیں تمام مسائل میں سے ہے، اس لئے کہ بے شمار آیتیں اور حدیثیں انبیا علیھم السلام سے زلّات کے صادر ہونے پر گویا اور صراحت کرنے والی ہیں اگر انبیا کی عصمت میں اتنا غلو کریں اور مطلقاً جائز نہ کہیں تو ان نصوص [آیات واحادیث] کی تشریح وتاویل میں سوائے مہمل وکم زور کلمات کے ہمارے ہاتھ میں کیا رہ جائے گا لہٰذا پہلے ہی سے عصمت کے معنی کو اس طور پر سمجھ لینا چاہئے کہ اس بھنور میں ہم حیران نہ ہوں۔'' اھ ملخصاً۔ (تحفہ اثنا عشریہ، اردو، باب دوم، صفحہ ۸۷، مترجم مولوی خلیل الرحمٰن مظاہری، دار الاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً، باب دوم، صفحہ ۵۸، اردو مترجم مولوی عبد المجید خان نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)
(۲) سینہ زوری، دیدہ دلیری۔ (۳) شاگردی، سعادت مندی (۴) نفس مصدر

کئے ہیں۔

شاہ صاحب ''تحفہ'' میں بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں:

''اعجب العجائب آنست کہ شیعہ باوصف ایں اعتقاد دور و دراز درکتب خود از ائمہ معصومین روایت می کنند اخباریکہ دلالت بر صدور گناھان کبیرہ از انبیاء می کند بعد از نبوۃ روی الکلینی باسنادصحیح عن ابی یعقوب [۱] عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام ان یونس علیہ السلام قداتی ذنباً کان الموت علیہ ھلاکاً۔''[۲]

ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ نہیں نہیں حنفیہ بلکہ تمام اہلِ سُنّت کے نزدیک انبیا **علیھم الصلاۃ والسلام** کی کیا قدر رہوتی، ان کی قدر تو غیر مقلد صاحبوں کے یہاں ہے کہ بات بات میں اُنہیں ''ناکارے لوگ'' کہیں [۳] ''چوڑھے چمار'' گائیں [۴] ''مر کر مٹی میں مِلنا'' کہیں [۵] نماز میں اُن کی طرف خیال لے جانے کو اپنے

(۱) ابی یعقوب کتابت کا سہو ہے صحیح ابی یعفور ہے۔
(۲) تحفہ اثنا عشریہ فارسی، صفحہ ۴۹، مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ، ایضاً، صفحہ ۳۱، کتب خانہ اشاعت اسلام مٹیا محل دہلی ترجمہ: ''تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ شیعہ اس بلندیِ اعتقاد کے باوجود اپنی کتابوں میں ائمۂ معصومین سے ایسی خبروں کو روایت کرتے ہیں، جو بعد نبوۃ انبیائے کرام علیھم السلام سے بڑے گناہوں کے صادر ہونے پر دلالت کرتی ہیں (چناں چہ) کلینی نے صحیح سند سے ابی یعفور سے روایت کیا وہ ابی عبد اللہ سے کہ یونس سے گناہ سرزد ہوا تو موت ان پر ہلاک کرنے والی ہوگئی۔ (**معاذ اللہ**)'' (تحفہ اثنا عشریہ، اردو مترجم، باب دوم، صفحہ ۷۹، مولوی خلیل الرحمٰن مظاہری، دار الاشاعت اردو بازار کراچی، ایضاً، باب دوم، صفحہ ۵۸، اردو مترجم مولوی عبد المجید خان، نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)
(۳) دیابنہ وہابیہ کے امام وپیشوا نے اپنی کتاب 'تقویۃ الایمان' میں لکھا: ''جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں خواہ انبیا ہوں یا اولیا ہوں وہ سب کے سب اللہ کے بے بس بندے ہیں۔'' (صفحہ ۷۷، مطبع دار الکتاب دیوبند)
(۴) اسی تقویۃ الایمان میں ہے ''یقین مانو کہ ہر شخص خواہ وہ بڑے سے بڑا انسان ہو یا مقرب ترین فرشتہ اس کی حیثیت شان الوہیت کے مقابلے پر ایک چمار کی حیثیت سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔'' (صفحہ ۲۷، مطبع دار الکتاب دیوبند)
(۵) اسی میں لکھا کہ: ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔'' (صفحہ ۴۲، مطبع علیمی لاہور) دار الکتاب دیوبند سے شائع ہوئی تقویۃ الایمان میں عبارت بدل دی گئی ہے اس میں لکھا ہے: ''ایک دن میں بھی فوت ہو کر آغوش لحد میں جا سوؤں گا۔'' (صفحہ ۸۷، مطبع دار الکتاب دیوبند)

’’گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدر جہا بدتر‘‘ بتائیں۔[۱]

الا لعنة اللّٰه على الظّالمين الّذين يؤذون اللّٰه و رسوله ولهم عذاب مهين. [۲]

اس مبحث کی قدرے تفصیل کے لئے رسالہ’’ **الكوكبة الشهابيه فی كفريات ابی الوهابيه**‘‘[۳] ملاحظہ ہو۔مگر معترض صاحبوں نے یہاں شاگردیِ روافض پر قناعت نہ کی بلکہ آریوں پادریوں وغیرھم کُھلے کافروں کی بھی تقلید کی، وہ کفار **معاذ اللّٰہ** قرآن عظیم پر اعتراض کرتے ہیں کہ’’اُس میں خدا کو **عیاذًا باللّٰه** (خاک بدہن ملعونان) ’’مکار‘‘ بتایا ہے۔قال تعالیٰ **وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ** [۴] اُن کافروں نے نہ جانا کہ لفظ کے معنی اختلاف زبان ومحاورہ سے مختلف ہوجاتے ہیں ’مکر‘ بمعنی فریب ودغا و ایصالِ ضررخفیہ بنا مستحق مذموم ہے اور اردو میں اسی معنی پر شائع اور بمعنی ’تدبیرخفیہ‘ اضرار مستحق سزا ہرگز مذموم نہیں اور عرب اسی معنی پر اس سے تمدح کرتے ہیں۔خالد بن ولید نے کفار سے فرمایا کہ’’اگر تم مکر چاہو تو واللہ کہ ہم جڑ ہیں مکر کی‘‘۔[۵]

(۱) صراطِ مستقیم فارسی مرتبہ اسماعیل دہلوی، مطبع المکتبۃ السّلفیہ لاہور کے صفحہ ۸۶ پر ہے:**”و صرف همت بسوی شيخ وامثال آن ازمعظمين گوجناب رسالت مآب ﷺ باشندبچندیں مرتبه بد تر از استغراق در صورت گاؤخر خود است۔“** صراط مستقیم مترجم جودارالکتاب دیوبند سے شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۱۴۸، پر اس عبارت کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے:’’اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔‘‘(معاذ اللہ)

(۲) اللہ کی لعنت ظالموں پر جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے

(۳) رسالہ ھٰذا مصنف **علیه الرحمة** کے قلم کا بہترین شاہ کار ہے، یہ رسالہ آپ نے ۱۳۱۲ھ میں تصنیف فرمایا اور اس میں آپ نے پیشوائے وہابیہ ودیابنہ اسماعیل دہلوی کے کفریات اور اس کی تصانیف میں موجود خرافات کے بطلان پر سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔

(۴) اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی (ترجمہ کنزالایمان، پارہ ۳، سورہ آل عمران، آیت ۵۴)

(۵) فتوح الشام، ۱/۵۷، مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت، عربی عبارت اس طرح ہے:’’**يريدبه حيلة او مكيدة فنحن و اللّٰه جرثومة الخداع**‘‘اس کا اردو ترجمہ دیوبندی عالم شبیر احمد انصاری نے اس طرح کیا ہے:’’وردان کے دل میں جو بات ہے اور جس کی غرض سے تجھے بھیجا ہے اگر اس کے اندر کسی قسم کا حیلہ اور مکر وفریب مضمر ہے تو تمہیں یہ بات واضح رہنا چاہئے کہ مکر وحیلہ تو واللہ ہمارے=[بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر]

پھر صدورِ فعل اور شے ہے اور اطلاق مشتق کہ مفید معنی عادت ہو چیزے دیگر۔

اتفاقاً کسی سے کسی کام میں بھول ہو جائے تو اسے ’’بھُلکّڑ‘‘ نہ کہیں گے نہ اتفاقی لغزش پر’’خطا کار‘‘۔زبان اردو میں اس کا اطلاق جانب معصیت تبادر[۱] رکھتا ہے اور نہ فقط اُردو بلکہ عربی میں بھی اسم فاعل معنی تعوّد [۲] وخوگری [۳] کی طرف مشعر [۴] ہوتا ہے تو وہ عبارت جس میں صراحۃً تصریح ہو کہ انبیا **علیهم الصلاة والسلام** ہر بڑے چھوٹے گناہ سے مطلقاً پاک ومنزہ ہیں اُس سے یہ معنی تراشنا کہ حنفیہ جانتے ہیں کہ نبی خطا کار ہیں وہی آریہ و پادریہ کی زلہ خواری[۵] ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک اللہ مکار ہے ع

شنشنة اعرفهامن اخزم [۶]

ثالثاً: حنفیہ پر محض افترا ہے کہ اُن کے نزدیک **معاذ اللّٰہ** کسی نبی کا کوئی فعل معصیت وحرام وناروا ہے منہ پر آنکھیں ہوتیں تو سوجھائی دیتا کہ یہیں یہیں اسی عبارت میں تو صاف ارشاد ہوا ہے کہ تمام انبیا ہر چھوٹے بڑے گناہ سے مطلقاً پاک ومنزہ ہیں پھر یارب وہ کون سا حرام ہے کہ اصلاً گناہ نہیں؟

حرام بھی اگر گناہ نہ ہوا تو کیا چیز گناہ ہوگی؟ بلکہ ائمۂ حنفیہ وعلمائے اہلِ سُنّت کے نزدیک زَلّتِ انبیا کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ افضل کو چھوڑ کر فاضل کو اختیار فرمایا اسے اصلاً گناہ سے کچھ علاقہ نہیں۔یہ دوسری بات ہے کہ اُن کی عظمتِ شان وجلالتِ قدر کے باعث کبھی ترکِ افضل پر اُن کا مولیٰ کمالِ لطف ورحمت کے ساتھ عتابِ محبت

= بائیں ہاتھ کا کھیل ہے‘‘(فتوح الشام، مترجم، ص ۱۱۶، مطبع مکتبہ ملت دیوبند)مزید برآں کہ حضرت ضرار نے اپنے اس شعر میں اس کا صاف اظہار فرمایا ہے، آپ فرماتے ہیں ؎

ياويل من صنع الارصاد يخدعنا — و نحن جرثومة الامكار والخدع

یعنی اس شخص پر افسوس ہے جس نے ہمیں دھوکا دینے کے لئے کمین گاہ بنائی ہے حالاں کہ ہم مکر وحیلہ کی جڑ ہیں۔(فتوح الشام، ۲/۲۸۳)

(۱) سبقت (۲) عادی ہونا (۳) عادت (۴) خبر دینے والا (۵) جوٹھا کھانا۔

(۶) نطفہ کو میں پہچانتا ہوں۔ابن اخزم کا ہے۔یہ دراصل ابواخزم طائی کے شعر کا مصرعہ ثانی ہے جو زبان عرب میں بطورِ مثل مشہور ہے، یہ عام طور پر کسی شخص کے کسی کی بری عادت میں مشابہ ہونے کو بتانے کے لئے مستعمل ہے، اعلیٰ حضرت نے اسے یہاں اسی غرض سے بیان کیا ہے اور بتانا چاہا ہے کہ ان لوگوں میں انبیائے کرام کی گستاخیوں کی عادت آریوں وپادریوں کی طرح ہے کہ وہ لوگ بھی انبیائے کرام کی بارگاہوں میں خوب گستاخیاں کرتے ہیں۔

فرمائے کہ **حسنات الابرارسياٰت المقربين**[۱] لہٰذا’’**منح الروض الازهر**‘‘میں عبارت مذکورۂ’’**فقه اكبر**‘‘شریف کی شرح میں فرمایا:

(خطيات) ای عثرات بالنسبة الی مالهم من علی المقامات و سنی الحالات‘‘ [۲]

اسی میں ہے:

اما قوله تعالیٰ عفا اللّٰه عنک لم اذنت لهم. الاٰيه[۳] **و كذا قوله تعالیٰ ما كان لنبی ان يكون له اسری. الاٰيه**[۴] **فمحمول علی ترک الاولی بالنسبة الی مقامه الاعلیٰ**‘‘ [۵]

اہلِ سُنّت وجماعت کی دو عظیم جماعتیں ہیں اشعریہ تابعانِ امامِ اجل ابوالحسن اشعری **رحمه اللّٰه تعالیٰ** اور اکثر شافعیہ اسی مسلک پر ہیں اور ماتریدیہ پیروانِ امام علم الھدی ابوالمنصور ماتریدی **قدس سره** اور حنفیہ اسی مشرب پر ہیں ان دونوں امام ہمام نے تصریح فرمائی کہ زَلّتِ انبیا کا حاصل صرف ترک افضل واختیار فاضل۔امام جلیل الشان کبیر القدر شیخ الاسلام عبدالعزیز بن احمد بن بخاری علیہ رحمۃ الباری’’**كشف الاسرار لشرح اصول امام فخرالاسلام بزدوی قدس سره القوی**‘‘میں فرماتے ہیں:

’’قال الشّيخ ابوالحسن الاشعری رحمه اللّٰه تعالیٰ فی عصمة الانبياء وليس معنی الزلة انهم زلواعن الحقِّ الی الباطل وعن الطاعة الی المعصية ولكن معناهاالزلل عن الافضل الی الفاضل والاصوب الی الصواب وكانوايعاتبون لجلال قدرهم و

(۱) نیکوں کی نیکیاں مقرب بندوں کے حق میں کم درجہ رکھتی ہیں۔

(۲) **منح الروض الازهرشرح الفقه الاكبر،لملاعلی قاری،مطبع دارالبشائرالاسلاميه بيروت**، ص ۱۷۱، ۱۷۲، (خطیات یعنی لغزشیں ان کی بلندیِ مقامات وحالات کی مناسبت سے)

(۳) ’’اللہ تمہیں معاف کرے تم نے انہیں کیوں اذن دے دیا‘‘(ترجمہ کنزالایمان، پارہ ۱۰، آیت ۴۳، سورہ توبہ)

(۴) کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے‘‘(ترجمہ کنزالایمان، پارہ ۱۰، آیت ۶۷، سورہ انفال)

(۵) مذکورہ دونوں آیتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کی مناسبت سے ترک اولیٰ پر محمول ہیں۔(**منح الروض الازهر شرح الفقه الاكبر**، ص ۱۸۱)

منزلتهم و مكانتهم من اللّٰه تعالیٰ‘‘[۱]

یعنی امام ابوالحسن اشعری نے عصمت انبیا میں فرمایا زَلّت کے یہ معنی نہیں کہ **معاذ اللّٰہ** حق سے باطل یا طاعت سے معصیت کی طرف لغزش ہوئی بلکہ یہ معنی ہیں کہ افضل سے فاضل اور زیادہ صواب سے صواب کی طرف نزول واقع ہوا اور اُن کی اُس جلالتِ قدر ومنزلت وعزت ووجاہت کے سبب جو اُنہیں بارگاہ عزت میں ہے اس ترکِ اولیٰ پر بھی عتابِ محبت ولطف ورحمت کیا جاتا ہے۔

محقق علامہ شمس الدین محمد بن حمزہ بن محمد فناری **علیه رحمة الباری**’’**فصول البدائع فی اصول الشرائع**‘‘میں فرماتے ہیں:

’’قال علم الهدی هی ترک الافضل ای من الانبياء عليهم الصلاة والسلام‘‘[۲]

یعنی’’امام علم الھدی ابومنصور ماتریدی نے فرمایا کہ زَلّت ترکِ افضل کا نام ہے۔‘‘

اور اس افضل سے بھی مراد وہ ہے جو انبیا **علیهم الصلاة والثناء** کی عظمتِ شان کے لائق اُن کے لئے افضل تھا ورنہ ان کا مفضول کام بھی صدیقین کے افضل از افضل فعل سے افضل ہے۔تا بدیگراں چہ رسد۔[۳]

دیکھو:**بحمد اللّٰه تعالیٰ** یہ عقیدے ہیں حنفیۂ کرام وعام اہلِ سُنّت **نصرهم اللّٰه تعالیٰ** [۴] کے۔

ثم اقول فعل کہ بلا قصد صادر ہو ہرگز حرام یا معصیت بلکہ اقسام خمسہ سے کچھ نہیں ہو سکتا کہ یہ تقسیم **افعال مكلف من حيث هومكلف**[۵] کی ہے نہ **كل ما يصدر عن**

(۱) **كشف الاسرارعن اصول فخرالاسلام البزدوی لعلاء الدين البخاری** (۳/۲۰۰، **باب افعال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم**)

(۲) **فصول البدائع فی اصول الشرائع**، ۲/۲۲۳، مطبع **دارالكتب العلميه بيروت**

(۳) وہاں تک کوئی دوسرا کیا پہنچے گا۔

(۴) اللہ ان کی مدد فرمائے۔

(۵) مکلّف اس حیثیت سے کہ وہ مکلّف ہے۔

المکلف [ا] کی۔ حرکات نبض ورعشہ وتنفس طبعی وامثال ذالک کوفرض واجب سنت مندوب مباح مکروہ حرام کچھ نہیں کہہ سکتے، تکلیف افعالِ اختیاریہ میں ہے اور فعلِ اختیاری کو قصد لازم تو جو بلاقصد ہے مقسم ہی سے خارج ہے، اس کا حرام ومعصیت ہونا ہرگز متصور نہیں، ہاں بنظر تشابہ صوری محض بطورِ مجاز کبھی اطلاق آتا ہے، جس کے معنی یہ کہ اگر اس فعل کا کوئی شخص قصد وارادہ کرے تو اُس کے حق میں حرام ومعصیت ہوگا۔

انبیائے کرام مطلقاً معاصی سے پاک ومنزہ ہیں، خود انہیں علمائے کرام نے جابجا اس کی تصریح فرمائی۔

علامہ مدقق علائی "افاضة الانوار علی متن الانوار" میں فرماتے ہیں:

"افعال النبی ﷺ الصادرة عن قصدو لذا قال (سوی الزلة) لانها اسم لفعل غیرمقصودفی نفسه ولیست بمعصیة و تسمیتها بها فی و عصی اٰدم ربه مجاز" [۲]

امام بخاری نے "کشف" میں باآں کہ زَلّت کی وہی تفسیر مثل نورالانوار ذکر کی صاف فرمایا "ولکن لایصح وقوع ماهومعصیة منه عن الانبیاء علیهم الصلاة والسلام فانهم عصمواعن الکبائرعندعامة المسلمین وعن الصغائر عند اصحابنا" [۳] یوں ہی "بنانی علی الحسامی" میں باوصف تفسیر مذکور صریح تصریح کی:

"اما الحرام والمکروه فلا یوجد فی افعال الانبیاء صلی اللّٰه

(۱) ہروہ جو مکلّف سے صادر ہو

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال جو ارادۃً صادر ہوئے ہوں اسی وجہ سے ماتن نے سوی الزلۃ کہا اس لئے کہ زلت اس فعل کو کہتے ہیں کہ خاص جس کے کرنے کا ارادہ نہ ہو اور آیت "وعصیٰ اٰدمُ ربَّه" میں زَلّت کو معصیت سے تعبیر کرنا بطورِ مجاز ہے۔([الف]افاضة الانوار علی متن الانوار، ص۵۶، مخطوطة محفوظة فی مکتبه جامعه ریاض سعودیه[ب]افاضة الانوار علی متن الانوارلحصکفی مع نسمات الاسحار لابن عابدین الشامی، ص۲۰۵، مطبع ادارة القرآن کراچی)

(۳) "لیکن انبیائے کرام سے گناہ کا وقوع ممکن نہیں ہے اس لئے کہ وہ عام مسلمانوں کے نزدیک کبائر سے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک صغائر سے محفوظ رکھے گئے ہیں" کشف الاسرار لعلاء الدین البخاری [۳/۱۹۹، باب افعال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم)

تعالیٰ علیهم وسلم لانهم معصومون عن الکبائرعندعامة المسلمین وعن الصغائر عند اصحابنا خلافاً لبعض الاشعریة" [۱]

"نسمات الاسحار" میں فرمایا:

"و هٰذا الاختلاف انما هو فی جواز الوقوع و عدمه لافی الوقوع نفسه کمانبه علیه اللقانی فی اتحاف المرید" [۲]

رابعاً: متعصب بدمذہبوں کی عادت ہے کہ دیدہ ودانستہ حق کو باطل ٹھہرا کر اہلِ حق پر ایسی بات سے اعتراض کرتے ہیں جس سے خود اُنہیں بھی مفر نہیں بلکہ ان پر اُس کا ورود اشد واعظم ہو، غیر مقلدین اتباع ظواہر کا نام لیتے ہیں ہم پوچھتے ہیں آیہ و عصٰی تمہارے نزدیک کلام الٰہی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو صریح کافر ہو اور اگر ہے تو تمہارے نزدیک وہ حق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کُھلے کافر ہو اور اگر ہے تو اس فعل کا صدور سیدنا آدم علیہ السلام سے قصداً جانتے ہو یا سہواً برتقدیر اول صاف نص قرآن کے منکر ہو۔

قال تعالیٰ وَلَقَدۡ عَهِدۡنَآ اِلٰٓی اٰدَمَ مِنۡ قَبۡلُ فَنَسِیَ وَلَمۡ نَجِدۡلَهٗ عَزۡمًا. [۳]

"اور بے شک ہم نے آدم کو پہلے ایک تاکیدی حکم فرمادیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اُس کا عزم نہ پایا۔"

برتقدیر ثانی یہی وہ زَلّت ہے جس سے تم اہلِ سُنّت پر معترض تھے اور بحکم قرآن ناچار اس کے خود معترف ہوئے فافهم ان کنت تفهم [۴]

خامساً: یہ بات بھی یادرکھنے کی ہے کہ یہ اعدائے اولیاء اللہ براہ تقیہ اکثر اپنی

(۱) "انبیائے کرام کے افعال میں حرام اور مکروہ نہیں پایا جاتا ہے اس لئے کہ وہ عام مسلمانوں کے نزدیک کبائر سے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک صغائر سے محفوظ رکھے گئے ہیں بعض اشاعرہ کے برخلاف۔" (حاشیه بنانی علی الحسامی، ۱/۱۷۳، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

(۲) یہ اختلاف البتہ وقوع کے جواز وعدم وجواز کے سلسلے میں ہے خاص وقوع میں نہیں جیسا کہ لقانی نے اتحاف المرید میں اس پر متنبہ کیا ہے۔(نسمات الاسحار شرح افاضہ الانوار، ص۲۰۶)

(۳) پارہ ۱۶، سورہ طہٰ، آیت ۱۱۵

(۴) اگر سمجھ دار ہو تو سمجھو۔

تحریر وتقریر میں ادعا کرتے ہیں کہ ہم تو حضرت امام اعظم کے معتقد ومداح ہیں، اُنہیں امام مجتہد جانتے ہیں، ہمارے اعتراض تو آج کل کے حنفیہ پر ہیں اور حقیقۃً ان کے قلوب معادن العیوب [ا] میں خود حضرت امام انام وسائر ائمہ اسلام ہی سے بُغض کی آگ دبی ہے، اب دیکھئے نا کہ نام لیا حنفیہ کا اور اعتراض کیا خود امام الائمہ امام اعظم کی کتاب عقائد "فقه اکبر" شریف پر اور کتاب مستطاب "المعتقد المنتقد" سے اس اعتراض واہی کو متعلق کرنا اعجب اعجوبہ [۲] ہے، اس کتاب مبارک میں تو اُس مضمون کا کہیں پتا بھی نہیں، و لے از مفتری نتواں برآمد۔[۳]

ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم. [۴]

وصلی اللّٰه تعالیٰ علیٰ انبیائه و رسله و سیدهم و اٰله اجمعین آمین.

واللّٰه تعالیٰ اعلم

کتبه عبده المُذنِبُ

احمد رضا البریلوی

عفی عنه بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللّٰه علیه وسلم

(۱) عیبوں کی کان۔

(۲) بہت زیادہ تعجب خیز،

(۳) اور الزام لگانے والا بھی نہیں نکال سکتا۔

(۴) نہیں ہے کوئی طاقت وقوت سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

کتابیات

کتاب	ناشر
القرآن الکریم	
کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن	حفیظ بک ڈپو دہلی
فقہ اکبر لامام الاعظم ابی حنیفۃ	دائرہ معارف نظامیہ حیدرآباد، دکن
نورالانوار مع حاشیہ قمرالاقمار	دائرہ معارف نظامیہ حیدرآباد، دکن
الانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح	دارابن حزم، بیروت
تحفہ اثناعشریہ (فارسی)	مطبع نامی منشی نول کشور، لکھنؤ
تقویۃ الایمان	مطبع دارالکتاب، دیوبند
تقویۃ الایمان	مطبع علیمی، لاہور
صراط مستقیم (فارسی)	المکتبۃ السّلفیہ، لاہور
فتوح الشام	دارالکتب العلمیہ، بیروت
منح الروض الازہر شرح فقہ الاکبر	دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت
کشف الاسرار عن اصول فخر الاسلام البز دوی	دارالکتاب العربی بیروت، لبنان
فصول البدائع فی اصول الشرائع	دارالکتب العلمیہ، بیروت
افاضۃ الانوار علی متن الانوار	ادارۃ القرآن کراچی
نسمات الاسحار شرح افاضۃ الانوار	ادارۃ القرآن کراچی

للہ اپنے حال پر رحم کرو

"ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔ تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے ماں باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ۔ ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، الفت کا پاس کرو۔ نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا۔ جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا۔ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں۔ کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں۔ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے؟ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی، اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ تمہیں انصاف کرو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے۔ قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔

مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہو گی وہ ان کے بد گو کی وقعت کر سکے گا؟ اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو۔ کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا؟ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ للہ اپنے حال پر رحم کرو۔"

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

(تمہید ایمان ص ۶، ۷، مطبوعہ لاہور)

AQSA OFFSET PRINTERS-230945, SALIK GRAPHICS.